صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 26

منگل 28 جون 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 28 جون 2016ء 22 رمضان 1437 ہجری 28۔احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 147

مرا حبیب

مجھے پلانی ہو ساقی تو ابر رحمت بھیج
بغیر ابر کے صہبا و جام سے کیا کام
مرا حبیبؐ تو بستا ہے میری آنکھوں میں
مجھے حسینوں کے در اور بام سے کیا کام
جو اس کی ذات میں کھو بیٹھے اپنی ہستی کو
اسے ہو اپنے پرایوں کے نام سے کیا کام

(کلام حضرت مصلح موعود)

سب سے بنیادی حکم خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ مومن کی اولین توجہ عبادت کی طرف ہونی چاہئے۔ واقفین زندگی اور عہدیداران کو نصائح

دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہی سچا ایمان ہے

اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حق ادا کرنے، عہدوں کو پورا کرنے اور اسی طرح غصہ، بدظنی، تجسس اور غیبت سے بچنے کی خصوصی تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جون 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جون 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ آغاز میں حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے بیان کیا تھا کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں تمام اوامر اور نواہی موجود ہیں۔ جو ان پر عمل کریں گے وہ ہدایت پا جائیں گے اور دعا کی قبولیت اور قرب کے نظارے دیکھیں گے اور اعلیٰ اخلاق پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں گے۔ رمضان میں تربیتی مجاہدہ کر کے خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ قرآن کریم میں بیشمار احکامات ہیں جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرنی چاہئے۔ سب سے بنیادی حکم خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ فرمایا بعض واقفین زندگی اور اسی طرح بعض عہدیداران بھی جو دینی علم بھی رکھتے ہیں، اس بنیادی حکم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ مومن کی اولین توجہ اس کے مقصد پیدائش یعنی عبادت کی طرف ہونی چاہئے۔ اس لئے تمام واقفین زندگی اور عہدیداران بھی ایک نمونہ ہونے چاہئیں۔ انہیں اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان کی تربیت اور مجاہدے نے جو تبدیلی ان کے اندر پیدا کی ہے اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نفس کے حقوق ادا کرنے کا بھی حدیث میں ذکر آیا ہے کہ نفس کا تم پر حق ہے لیکن اس میں بھی اعتدال اور میانہ روی ہونی چاہئے۔ یہ حقوق انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں اس لئے ان کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ انسان ہر وقت صرف عبادت میں ہی لگا رہے۔ فرمایا کہ تمہارے نفس کا بھی اور تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق ہے۔ فرمایا کہ انسان کی تخلیق کی اصل غرض اپنے رب کی پہچان ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان کے بعد بھی اسی طرح بیوت الذکر کو آباد رکھیں۔ فرمایا کہ انسان کا کمال یہی ہے کہ دنیاوی کام بھی کرے اور خدا تعالیٰ کو بھی نہ بھولے۔ دین حق میں رہبانیت نہیں بلکہ سب فرائض پورے کرنے چاہئیں اور دین کو بھی مقدم رکھیں۔ نمازوں کی حفاظت کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً صلوٰۃ وسطیٰ کی۔ صلوٰۃ وسطیٰ وہی ہے جو انسان کے کام کرنے کے دوران آئے اور اس کے لئے تگ و دو کرنی پڑے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک حکم قرآن کریم میں عہدوں کو پورا کرنا بتایا گیا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے عہد ہیں۔ فرمایا ہم احمدیوں پر خاص طور پر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا عہد اور دین کی تعلیم پر عمل کرنے کا عہد ہے۔ فرمایا کہ آپس میں جو عہد کرتے ہو اس کو بھی پورا کرو۔ اگر اس بات کو سمجھ جائیں تو تمام قسم کی لڑائیوں سے ہمارا معاشرہ بچ سکتا ہے۔ فرمایا کہ آجکل دنیاوی لالچوں کی وجہ سے عہد کو پورا نہ کرنے کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ اس سے جماعت کی بھی بدنامی ہے اور ایمان بھی ضائع ہوتا ہے۔ سچائی کا خون مت کرو۔ اگر ایک بچہ بھی سچی بات کہتا ہے تو قبول کر لو۔ کوئی بھی عداوت ہمیں انصاف سے دور نہ کرے۔ پس ہمیں عاجزی کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے کہ کسی مخفی گناہ کی وجہ سے بھی پکڑ میں نہ آ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے متقی کی ایک علامت یہ بتائی ہے کہ وہ غصے کو دبانے والا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو عفو کرتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے۔ جو غصہ میں آتا ہے اس کے منہ سے معارف کی باتیں نہیں نکل سکتیں۔ وہ لطائف کے سرچشمہ سے محروم کئے جاتے ہیں، اچھی باتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ان کے اندر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اپنے قویٰ کو اعتدال میں رکھنا چاہئے۔ مخالف سے بھی غصہ میں بات نہیں کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام جہاں ہمارے اخلاق کو بڑھاتے ہیں وہاں ہماری عقلوں کو بھی جلا بخشتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ دو قوتیں انسان کو جنونی بنا دیتی ہیں۔ ایک بدظنی اور دوسری قوت غضب ہے۔ پس لازم ہے کہ ایک مومن بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔ بدظنی انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنویں میں ڈال دیتی ہے۔ اگر بدظنی پیدا بھی ہو تو کثرت سے استغفار کرے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرے تا اس کی معصیت اور گناہ سے بچ سکے۔ فرمایا کہ پھر دوسری چیز تجسس کرنا ہے۔ اس سے بھی ایک مومن کو بچنا چاہئے۔ پھر تیسرا حکم غیبت کی مناہی ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ متقی کا کام نہیں کہ وہ غیبت کرے۔ پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب ملے تو ان برائیوں سے بچنے اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم حقیقی عابد بنیں اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب کراچی کی راہ مولیٰ میں قربانی پر مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ناصرات ولجنہ سویڈن کی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ سویڈن کے دوران ناصرات ولجنہ اماء اللہ سویڈن کے ساتھ کلاس ہوئی۔ جس کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

28 جون	8:05pm, 12:35pm
29 جون	6:30am
3 جولائی	8:20pm, 12:45pm
4 جولائی	6:35am

ضرورت اکاؤنٹنٹ

نظارت زراعت کو اپنے زرعی فارم احمد آباد اسٹیٹ سندھ کیلئے ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ حساب کتاب میں مہارت رکھنے والے خاص طور پر کھاتہ جات وغیرہ تیار کرنے کے ماہر اور خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کی خواہشمند احباب ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام درخواست لکھ کر صدر جماعت/امیر ضلع کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کروا دیں۔ فون: 047-6213635
موبائل نمبر: 03336716765
(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ اپنے اوپر ہر وقت نظر رکھو اور دیکھتے رہو کہ تم کہیں شیطان کے قدموں پر تو نہیں چل رہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کے بظاہر کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دور جاتا ہے تو شیطان کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پس بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے

شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے۔ شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آسکتا ہے

اکثر گھروں کے جائزے لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے

شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دُور لے جاتا ہے اور اس کے علاوہ بھی انٹرنیٹ ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں، پھر ایپلی کیشنز (Applications) ہیں، فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ (IPad) کے ذریعہ سے، ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے

غلط تفریح اور ہر قسم کی فضولیات اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع دعا کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے

ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دُوری ہوگی

جماعتی نظام اور بالخصوص ذیلی تنظیموں کو ممبران کو سنبھالنے اور جماعت سے مضبوطی کے ساتھ جوڑنے کے لئے عملی کوشش کرنے کی رہنمائی اور تاکیدی نصائح

عہدیدار اپنے رویے ایسے رکھیں کہ پیار سے انہیں دین کے ساتھ جوڑیں، بیت الذکر کے ساتھ جوڑیں، اپنی مجلس کے ساتھ جوڑیں، جماعت کے ساتھ جوڑیں ورنہ شیطان تو اس تاک میں ہے کہ کہاں کوئی کمزور ہو، کہاں کسی کو کسی عہدیدار کے خلاف کوئی شکوہ پیدا ہوا اور میں حملہ کرکے اسے اپنے قابو میں کروں۔ خاص طور پر وہ جن کے سپرد دینی خدمت کا کام کیا گیا ہے، افراد جماعت کی رہنمائی اور تربیت کا کام جن کے سپرد ہے، اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کسی کو شیطان کی جھولی میں نہ جانے دے بلکہ کسی طرح بھی کوئی فردِ جماعت بھی شیطان کے پیچھے چلنے والا نہ ہو

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 مئی 2016ء بمطابق 20 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت ناصر گوٹن برگ سویڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ النور کی آیت نمبر 22 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ بھی بنی آدم اور مومنوں کو شیطان سے بچنے اور اس کے قدم پر نہ چلنے کی ہدایت پر تنبیہ فرمائی ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ شیطان خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مخالف چلتا ہے۔ ان سے بغاوت کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے جو خدا تعالیٰ کا نافرمان اور اس کے حکموں کے خلاف چلنے والا ہو وہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی وہی کچھ سکھائے گا جو خود کرتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ شیطان خود تو جہنم کا ایندھن ہے ہی، اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو واضح طور پر فرمایا ہے کہ تیرے پیچھے چلنے والوں کو جہنم سے بھروں گا، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ یہ سب کچھ کھول کر بیان کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انسانوں کو اس کے بعد بھی سمجھ نہیں آتی کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پس اس دشمن سے بچو۔

ایک تو وہ لوگ ہیں جن کو نہ دین کی کچھ پرواہ ہے، نہ ان کو یہ پتا ہے کہ جہنم کیا ہے اور جنت کیا ہے؟ نہ ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے۔ وہ نہ تو دین کی باتوں کو سمجھتے ہیں، نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ یا اگر کچھ لوگ ان ملکوں میں (دین حق) کے بارے میں پڑھتے بھی ہیں تو صرف علم کی حد تک یا یہ بتانے کے لئے کہ ہمیں دین اور (دین حق) کے بارے میں پتا ہے جبکہ ان کا علم صرف سطحی اور کتابی ہوتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو اعتراض اور تنقید کی نظر سے قرآن کو پڑھتے ہیں اور (دین حق) کے بارے میں معلومات لیتے ہیں لیکن اس کی تعلیم اور خوبیوں سے کچھ سبق حاصل نہیں کرتے۔ نہ ہی شیطان کے پنجے سے نکلتے ہیں۔ نہ ہی انہیں خدا تعالیٰ کی تلاش ہے اور نہ ہی وہ اس تلاش کا شوق رکھتے ہیں۔ ایسے

لوگ تو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ہی لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو مومن کہہ کر پھر شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں یا لاشعوری طور پر بعض عمل کر کے یا اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آنے کی پوری کوشش نہ کر کے شیطان کے قدموں پر چلنے والے بن جاتے ہیں یا بن سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں مومنوں کو ہوشیار کر رہا ہے، انہیں فرما رہا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ مومنوں کو یہ تنبیہ ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، ہم نے (دین حق) قبول کر لیا اس لئے اب ہم بےفکر ہو گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شیطان کے حملوں سے اور شیطان کی پیروی کرنے سے ہم بےفکرے ہو گئے ہیں۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بھی شیطان کا خطرہ اسی طرح ہے۔ ایک مومن بھی شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو سکتا ہے جس طرح ایک غیر مومن ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

شیطان نے تو روزِ اوّل سے ابن آدم کو نیکی کے راستوں سے ہٹانے کی اجازت اللہ تعالیٰ سے اس دعوے کے ساتھ مانگی تھی کہ مجھے انسانوں کو ورغلانے اور پیچھے چلانے کی چھوٹ مل جائے تو میں ہر راستے پر بیٹھ کر ان کو ورغلاؤں گا اور مختلف حیلوں بہانوں سے انہیں اپنے پیچھے چلاؤں گا اور شیطان نے دعویٰ کیا تھا کہ اکثریت انسانوں کی میرے پیچھے چلے گی۔ پس یہ سب کچھ آجکل ہم دنیا میں ہوتا دیکھ رہے ہیں حتی کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے بھی شیطان کے پیچھے چل رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی تھی، تنبیہ کی تھی۔ مثلاً قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّقْتُلْ ......(النساء:94) جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہوگی۔ اب آجکل جو کچھ (-) دنیا میں ہو رہا ہے یہ کیا ہے؟ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے شیطان کے پیچھے ہی چل رہے ہیں۔ پھر مجموعی طور پر بھی بلا جواز کسی کا قتل جو شدت پسند مختلف حملوں میں کرتے ہیں، کسی کو بھی قتل کر رہے ہوں، یہ سب شیطانی فعل ہیں اور جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں جبکہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر جنت میں جانے کے نام پر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ شیطان تو یہ کہتا ہے یہ کام کرو تم جنت میں جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام کرو گے تو جنت میں نہیں جاؤ گے، جہنم میں جاؤ گے کیونکہ تم شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔

پس اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ اپنے اوپر ہر وقت نظر رکھو اور دیکھتے رہو کہ تم کہیں شیطان کے قدموں پر تو نہیں چل رہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا انکار کر کے شیطان کے قدموں پر چل رہے ہو یا بڑے بڑے گناہ کر کے شیطان کے قدموں پر چل رہے ہو۔ ضروری نہیں کہ صرف شدت پسند اور قاتل ہی شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں جس کی مثال میں نے دی ہے بلکہ انسان جب اللہ تعالیٰ کے بظاہر کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دور جاتا ہے تو شیطان کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پس بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ حقیقی مومن بننے کے لئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ شیطان جب حملے کرتا ہے اور جب انسانوں کو ورغلاتا ہے تو اس کا طریق ایسا نہیں ہے کہ انسان آسانی سے سمجھ جائے۔ یا شیطان جب انسانوں کو ورغلاتا ہے، برائیوں کی ترغیب دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے تو کھل کر یہ نہیں کہتا کہ یہ کرو، نافرمانی کرو، اللہ تعالیٰ سے دور جاؤ، یہ یہ برائیاں کرو۔ بلکہ نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ شیطان نے آدم کو بھی جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور ہٹایا تھا تو نیکی کے حوالے سے ہی ہٹایا تھا۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ اس بات پر بھی روشنی ڈال رہی ہے کہ برائیاں کس طرح پھیلتی ہیں اور کس طرح برائی ایک سے دوسری جگہ پھیلتے پھیلتے ایک وسیع علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ شیطان کے قدموں پر جب انسان چلتا ہے، ایک قدم کے بعد دوسرے قدم پر جب انسان اپنے قدم جماتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ برائیوں کو پھیلا رہا ہے۔ ابتدا میں ایک برائی بظاہر بہت چھوٹی سی لگتی ہے یا انسان سمجھتا ہے کہ اس برائی نے اسے یا معاشرے کو کیا نقصان پہنچانا ہے۔ لیکن جب یہ وسیع علاقے میں پھیل جاتی ہے یا بڑی تعداد میں لوگ اسے کرنے لگ جاتے ہیں یا اس برائی سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں یا معاشرے کے ڈر سے اس کو برائی کہنے سے ڈرتے ہیں یا احساس کمتری میں آ کر کہ شاید اس کے خلاف اظہار ہمیں معاشرے کی نظر میں گرا نہ دے، وہ خاموش ہو جاتے ہیں یا عمل نہیں کرتے۔ اس معاشرے کی بہت ساری باتیں ہیں جو معاشرے میں آزادی کے نام پر ہوتی ہیں اور حکومتیں بھی اس کو تسلیم کر لیتی ہیں لیکن وہ برائیاں ہیں۔

مثلاً اس معاشرے میں ان لوگوں کی نظر میں بظاہر یہ ایک چھوٹی سی برائی ہے کہ پردہ سے عورت کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ اس معاشرے میں اس پردہ کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے اور ان کی نظر میں یہ کوئی برائی نہیں۔ اس لئے اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ شریعت کے حکم کی ضرورت نہیں تھی۔ بعض لڑکیاں احساس کمتری کا شکار ہو کر کہ لوگ کیا کہیں گے یا ان کے دوست اسے پسند نہیں کرتے یا سکول یا کالج میں سٹوڈنٹ یا ٹیچر بعض دفعہ پردہ کا مذاق اڑا دیتے ہیں تو پردہ کرنے میں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ شیطان کہتا ہے یہ تو معمولی سی چیز ہے۔ تم کون سا اس حکم کو چھوڑ کر اپنے تقدس کو ختم کر رہی ہو۔ معاشرے کی باتوں سے بچنے کے لئے اپنے دوپٹے، سکارف، نقاب اتار دو۔ کچھ نہیں ہوگا۔ باقی کام تو تم (دین حق) کی تعلیم کے مطابق کر رہی ہو۔ لیکن اس وقت پردہ اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ عورت کی حیا اس کا حیادار لباس ہے۔ عورت کا تقدس اس کے مردوں سے بلاوجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔ اس معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی، احمدی لڑکیاں بھی ہیں جو اُن کے پردہ پر مردوں کی طرف سے اعتراض پر انہیں منہ توڑ کر جواب دیتی ہیں کہ ہمارا فعل ہے۔ ہم جو پسند کرتی ہیں ہم کر رہی ہیں۔ تم ہمیں پردے اتارنے پر مجبور کر کے ہماری آزادی کیوں چھین رہے ہو؟ ہمیں بھی حق ہے کہ اپنے لباس کو اپنے مطابق پہنیں اور اختیار کریں۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو باوجود احمدی ہونے کے یہ کہتی ہیں کہ اس معاشرے میں پردہ کرنا اور سکارف لینا بہت مشکل ہے، ہمیں شرم آتی ہے۔ ماں باپ کو بھی بچپن سے لڑکیوں میں یہ باتیں پیدا کرنی چاہئیں کہ شرم تمہیں (دینی) تعلیم پر عمل نہ کر کے آنی چاہئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر۔

اس طرح لڑکوں میں بھی آزاد معاشرے کی وجہ سے بعض برائیاں ہیں جو خاموشی سے داخل ہوتی ہیں اور پھر جب ایک برائی میں ایسے لڑکے ملوّث ہو جاتے ہیں تو دوسری برائیاں بھی ان میں آنی شروع ہو جاتی ہیں، اس میں بھی ملوّث ہو جاتے ہیں۔

پس شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے۔ شیطان کے پیار کو پیار سمجھ کر اسے زندگی میں داخل نہ کریں بلکہ ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آ سکتا ہے۔

کوئی انسان بھی جانتے بوجھتے ہوئے کسی برائی کی طرف نہیں جاتا۔ یہ فطرت کے خلاف ہے کہ ایک بات کا پتا ہو کہ اس سے نقصان ہونا ہے تو پھر بھی انسان اس چیز کو کرنے کی کوشش کرے۔ ایک حقیقی مومن کو تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی کھول کر برائی اور اچھائی کے متعلق بتا دیا ہے۔ پس برائیوں اور اچھائیوں کی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق تلاش کر کے ان سے بچنے اور کرنے کی کوشش انسان کو کرنی چاہئے۔ شیطان کو علم ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہے، اس کے حصار میں ہے، اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے شیطان انسان کو اس پناہ سے نکال کر، اس قلعے سے نکال کر جس میں انسان محفوظ ہے پھر اپنے پیچھے چلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالنے کے لئے پہلے شیطان نیکیوں کا لالچ دے کر ہی انسان کو نکالتا ہے یا نیکیوں کا لالچ دے کر ہی ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالا جا سکتا ہے۔ بعض دفعہ نیکی کے نام پر، انسانی ہمدردی کے نام پر، دوسرے کی مدد کے نام پر، مرد اور عورت کی آپس میں واقفیت پیدا ہوتی ہے جو بعض دفعہ پھر برے نتائج کی حامل بن جاتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عورتوں کے گھروں میں جانے سے بھی منع

فرمایا کرتے تھے جن کے خاوند گھر پر نہ ہوں اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات حدیث1172)

اسی حکم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصولی حکم ارشاد فرما دیا کہ نامحرم کبھی آپس میں آزادانہ جمع نہ ہوں کیونکہ اس سے شیطان کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

پس اس معاشرے میں احمدیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے جہاں آزادی کے نام پر لڑکی لڑکے کا آزادانہ ملنا اور علیحدگی میں ملنا کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔

پھر صرف نادان لڑکے لڑکیوں کی وجہ سے برائیاں نہیں پیدا ہو رہی ہوتیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی شدہ لوگوں میں بھی آزادی اور دوستی کے نام پر گھروں میں آنا جانا، بلا روک ٹوک آنا جانا مسائل پیدا کرتا ہے اور گھر اجڑتے ہیں۔ اس لئے ہمیں جن پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی ہے، (دین حق) کے ہر حکم کی حکمت ہمیں سمجھائی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر بغیر کسی قسم کے سوال اور تردّد کے عمل کرنا چاہئے۔

برائیوں میں سے آجکل ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کی بعض برائیاں بھی ہیں۔ اکثر گھروں کے جائزے لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اور اس قسم کی فضولیات ایسی ہیں کہ صرف ایک آدھ دفعہ آپ کی نمازیں ضائع نہیں کرتیں بلکہ جن کو عادت پڑ جائے ان کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ رات دیر تک یہ پروگرام دیکھتے رہیں گے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور صبح نماز کے لئے اٹھنا ان کے لئے مشکل ہوگا بلکہ اٹھیں گے ہی نہیں۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو نماز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔

نماز جو ایک بنیادی چیز ہے جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے حتیٰ کہ جنگ اور تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی۔ چاہے انسان بیٹھ کے نماز پڑھے، لیٹ کر پڑھے یا جنگ کی صورت میں یا سفر کی صورت میں قصر کر کے پڑھے لیکن بہر حال پڑھنی ہے اور عام حالات میں تو مردوں کو باجماعت اور عورتوں کو بھی وقت پر پڑھنے کا حکم ہے۔ لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دُور لے جاتا ہے اور اس کے علاوہ انٹرنیٹ بھی ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں، پھر ایپلیکیشنز (Applications) ہیں، فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ (IPad) کے ذریعہ سے، ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس پر پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں۔ کس طرح اس کی attraction ہے۔ پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں پھر ہر قسم کے گندے اور مخرب الاخلاق پروگرام اس سے دیکھے جاتے ہیں۔ کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد رات کے وقت ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور وہ بھی وہی کچھ دیکھتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی کس قدر فکر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے صحابہ کو شیطان سے بچنے کی دعائیں سکھاتے تھے اور کیسی جامع دعائیں سکھاتے تھے، اس کا ایک صحابی نے یوں بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب التشھد حدیث 969)

پس یہ دعا ہے جو دنیاوی غلط تفریح سے بھی روکنے کے لئے ہے۔ دوسری ہر قسم کی فضولیات سے روکنے کے لئے ہے۔ شیطان کے حملوں سے روکنے کے لئے ہے۔

آج بھی دنیا میں تفریح کے نام پر مختلف بیہودگیاں ہو رہی ہیں۔ جب انسان کانوں، آنکھوں میں برکت کی دعا کرے گا، جب سلامتی حاصل کرنے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف جانے کے لئے دعا کرے گا، جب بیویوں کے حق ادا کرنے کی دعا کرے گا، جب اولاد کے قرۃ العین ہونے کی دعا کرے گا تو پھر بیہودگیوں اور فواحش کی طرف سے توجہ خود بخود ہٹ جائے گی اور یوں ایک مومن پورے گھر کو شیطان سے بچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

پس جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں اور کسی ایک ملک کی بات نہیں بلکہ پوری دنیا کا یہ حال ہے۔ میڈیا نے ہمیں ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے اور بدقسمتی سے نیکیوں میں قریب کرنے کی بجائے شیطان کے پیچھے چلنے میں زیادہ قریب کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں ایک احمدی کو بہت زیادہ بڑھ کر اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔

تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹیلی ویژن چینل دیکھنے بھی ہیں تو پھر اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے کہ خود ماں باپ بھی اس کی احتیاط کریں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ پھر وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بیہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کہ یہ صرف بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ اُس طرف لے جاتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا ہوتی ہے لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دُوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوگی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا میں ہمیں سکھایا۔

ایک ماں نے مجھے لکھا کہ میرا بیٹا سترہ سال تک تو ٹھیک رہا، نمازیں وغیرہ بھی پڑھتا تھا، مجلس کے کاموں میں دلچسپی لیتا تھا لیکن اب بڑے ہو کر جب اس کو تھوڑی آزادی ملی اور اس کے دوست ایسے ہیں جن کی وجہ سے وہ دین سے بالکل دُور ہٹ گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایک عمر میں لڑکوں پر ماحول کا اثر ہو سکتا ہے، لیکن اگر ماں باپ کے بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں، اچھے بُرے کی تمیز انہیں بتائی جائے، گھر کے ماحول کو دیندار بنایا جائے اور اب تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی طور پر اگر تفریح کے سامان دیئے ہوئے ہیں تو انہی تفریح کے سامانوں میں تربیت کے سامان بھی عطا فرما دیئے ہیں۔ یہ سب اگر اکٹھے بیٹھ کر دیکھ رہے ہوں، ان سے فائدہ اٹھا رہے ہوں اور بچوں کو یہ احساس ہو کہ گھر میں ان بچوں کی اہمیت ہے تو پھر وہ باہر نہیں نکلیں گے، بیہودگیوں میں نہیں پڑیں گے، باہر ان کو سکون کی تلاش نہیں ہوگی بلکہ اپنے گھروں میں ہی سکون دیکھیں گے۔

پھر ماں باپ کا یہ بھی فرض ہے کہ بچوں کو (بیت الذکر) سے جوڑیں، ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کروائیں۔

یہاں میں ذیلی تنظیموں سے بھی کہوں گا اور جماعتی نظام سے بھی بلکہ ذیلی تنظیمیں خاص طور پر اس لئے کہ انہوں نے اپنے ممبران کو سنبھالنا ہے۔ ہر ایک مخصوص طبقہ ہے، زیادہ آسانی سے سنبھال سکتے ہیں۔ خدام نے خدام کو سنبھالنا ہے۔ لجنہ نے لجنہ کو سنبھالنا ہے۔ خاص طور پر اطفال اور نوجوان خدام کو سنبھالنا ضروری ہے۔ ناصرات اور نوجوان لجنہ کو سنبھالنا ضروری ہے۔ ذیلی تنظیموں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ انہیں جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑیں۔ خدام اپنی ایسے خدام کی ٹیمیں بنائیں جو مختلف مزاج کے لوگوں، نوجوانوں کو اپنے ساتھ جوڑنے والے ہوں۔

لیکن زیادہ تر شکایتیں عموماً نوجوان لڑکیوں کو ہوتی ہیں کہ لجنہ کی تنظیم میں پندرہ سال کے بعد سب لڑکیاں جو ہیں وہ لجنہ میں شامل ہوتی ہیں، ایک ہی تنظیم ہے اور بعض بڑی عمر کی عورتیں اور خاص طور پر عہدیدار بچیوں سے جو رویے رکھتی ہیں وہ بچیوں کو اگر دین سے دُور نہیں تو مجلس کے پروگراموں سے ضرور دُور کر رہی ہوتی ہیں۔ پس عہدیدار اپنے رویے ایسے رکھیں کہ پیار سے انہیں دین کے ساتھ جوڑیں، (بیت الذکر) کے ساتھ جوڑیں، اپنی مجلس کے ساتھ جوڑیں، جماعت کے ساتھ جوڑیں ورنہ شیطان تو اس تاک میں ہے کہ کہاں کوئی کمزور ہو، کہاں کسی کو کسی عہدیدار کے خلاف کوئی شکوہ پیدا ہو اور میں حملہ کر کے اسے اپنے قابو میں کروں۔

ہم نے جب حضرت مسیح موعود کو مانا ہے تو اس وجہ سے کہ اس زمانے میں مسیح موعود کے ذریعہ سے شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے عمل سے شیطان کو موقع دے رہے ہیں کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو عہدیداروں کے رویوں کی وجہ سے شیطان ہمدردی جتا کر اپنے قابو میں کر لے تو پھر ایسے عہدیدار چاہے وہ مرد ہیں یا عورتیں، مسیح موعود کے مددگار نہیں ہیں بلکہ شیطان کے مددگار ہیں۔ پس ہر عہدیدار کو خاص طور پر یہ کوشش کرنی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بھی شیطان کے حملوں سے بچانا ہے اور جماعت کے افراد کو بھی بچانا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر ذی شعور، عقل والے احمدی کو، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرماتے ہوئے یہ احسان کیا ہے کہ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی یا احمدی گھرانے میں پیدا کیا۔ مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی جس کے آنے کی خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی جس نے اس زمانے میں شیطان کو شکست دینی ہے۔ اس لئے اس نے کسی اپنے سے بڑے یا نام نہاد بزرگ یا عہدیدار کے رویّے کی وجہ سے اپنے آپ کو دین سے دُور نہیں لے جانا بلکہ شیطان کو شکست دینے میں مسیح موعود کا مددگار بننا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سمیع اور علیم ہوں، سننے والا ہوں اور علم رکھنے والا ہوں۔ جانتا ہوں کہ تم میں شیطان کے حملوں کا کتنا خوف ہے۔ جانتا ہوں کہ تم اس سے بچنے کے لئے کوشش اور دعا کر رہے ہو۔ اس لئے میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ تم دعا کرو۔ ایسے ماحول سے بھی محفوظ رہو جو بعض دفعہ ایسے خیالات پیدا کر دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس ماحول سے بھی بچاؤ جس سے انسان شیطان کی باتوں میں آ جاتا ہے اور دعا کرو کہ تم شیطان کے حملوں سے ہمیشہ محفوظ رہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیک نیتی سے کی گئی کوشش اور دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوں گی اور شیطان سے تم محفوظ رہو گے۔

اسی طرح خاص طور پر وہ جن کے سپرد دینی خدمت کا کام کیا گیا ہے، افراد جماعت کی رہنمائی اور تربیت کا کام جن کے سپرد ہے، اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کسی کو شیطان کی جھولی میں نہ جانے دے بلکہ کسی طرح بھی کوئی فردِ جماعت بھی شیطان کے پیچھے چلنے والا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی خالص ہو کر کی گئی دعاؤں کو میں سنوں گا اور تمہاری بھی اور ان لوگوں کی بھی رہنمائی کرتا رہوں گا جن پر شیطان حملے کرتا ہے تاکہ تم ان حملوں سے بچ سکو ورنہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے آگے جھکے بغیر شیطان کے حملے سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد تلاش کرو۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ شیطان نے تو اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ اگر تو مجھے زبردستی نہ روکے اور مجھے ڈھیل دے تو میں انسانوں کو ورغلاؤں گا اور اس کے لئے بھرپور کوشش کروں گا۔ اس کوشش میں شیطان کہاں تک جاتا ہے؟ ایک عام مومن تو ایک طرف رہا، شیطان تو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو بھی آخر وقت تک قابو میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مرتے مرتے بھی کوئی ایسا عمل کر جائیں جہاں سے یہ میرے قابو میں آ جائیں۔

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں کسی شخص نے ایک خواب کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے خواب سننے کے بعد اسے فرمایا کہ ''یہ خواب ایک عجیب بات پر ختم ہوا ہے۔ شیطان انسان کو طرح طرح کے تمثلات سے دھوکہ دینا چاہتا ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ تمہارا نتیجہ بہت اچھا ہے کیونکہ اس رؤیا کا اختتام اچھی جگہ پر واقع ہوا ہے۔'' جو شخص اپنی خواب سنا رہا تھا اس کی خواب کا جو اختتام تھا اس سے یہ نظر آتا ہے کہ وہاں آخر میں انجام یہ ہوا کہ شیطان سے بچ گیا۔ شیطان نے حملہ کیا تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ شیطان کے حملوں سے اگر انسان بچنے کی کوشش کرے تو بچتا ہے یا اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ''ایک ولی اللہ کا تذکرہ لکھا ہے کہ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کا آخری کلمہ یہ تھا کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں''۔ جب وہ ولی اللہ مرنے لگے تو مرتے مرتے جو اُن کی زبان پر تھا وہ یہ الفاظ تھے کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ ایک ان کا مرید جو قریب تھا کلمہ سُن کر سخت متعجب ہوا اور ان کی وفات کے بعد رات دن رو رو کر دعائیں مانگنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے جو یہ ولی اللہ یہ کہتے رہے کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ خیر ایک دن خواب میں ان ولی اللہ سے ملاقات ہو گئی۔ ان سے اس نے دریافت کیا کہ یہ آخری الفاظ کیا تھے اور آپ نے یہ کیوں کہا تھا ابھی نہیں ابھی نہیں۔ اس ولی اللہ نے جواب دیا کہ شیطان چونکہ موت کے وقت ہر ایک انسان پر حملہ کرتا ہے تاکہ اس کا نور ایمان اخیر وقت پہ چھین لے اس لئے وہ حسبِ معمول میرے پاس بھی آیا اور مجھے مرتد کرنا چاہا۔ دین سے دور ہٹانا چاہا اور میں نے جب اس کا کوئی وار چلنے نہیں دیا تو مجھے کہنے لگا کہ تُو میرے ہاتھ سے بچ گیا۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ یعنی جب تک مَیں مَر نہ جاؤں مجھے تجھ سے اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ بیشک تو ورغلا رہا ہے اور میں ہر طریقے سے بچ رہا ہوں لیکن جب تک جان ہے اس وقت تک تو ورغلاتا رہے گا اس لئے جب تک میری جان نہیں نکل جاتی اس وقت تک مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مَیں تیرے سے بچ گیا۔

پس یہ ہے وہ معیار اولیاء اللہ کا جو نمونے انہوں نے ہمارے سامنے قائم کئے۔ شیطان کی تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے بھی انجام بد کر کے انہیں جہنم میں ڈلوائے۔ پس ایک مومن کے لئے تو بڑا خوف کا مقام ہے۔ ایک عام آدمی کے لئے لاپرواہی کا کوئی لمحہ جو ہے وہ اسے شیطان کے قبضے میں لے جا سکتا ہے اور اس کے لئے ہمیشہ توبہ اور استغفار بھی کرتے رہنا چاہئے۔

پھر شیطان کے انسان پر حملے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔'' کس طرح؟ مثلاً ''نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی ریا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے''۔ انسان نماز پڑھ رہا ہے، نیکی کا کام ہے لیکن شیطان اس کے دل میں کوئی نہ کوئی دکھاوے کی بات ڈالنا چاہتا ہے تاکہ فساد پیدا ہو، تاکہ نماز خالص نہ رہے۔ پھر فرمایا کہ ''ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں، فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں'' جو فاسق اور فاجر لوگ ہیں، دنیا میں ڈوبے ہوئے ہیں، بگڑے ہوئے ہیں، دین سے ہٹے ہوئے ہیں ان پر تو کھلے کھلے حملے ہوتے

ہیں ”وہ تو اس کا گویا شکار ہیں۔ لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چوکتا“۔ جو نیک لوگ ہیں، زاہد ہیں ان پر بھی حملے کرنے سے نہیں ہٹتا ”اور کسی نہ کسی رنگ میں موقع پا کر ان پر حملہ کر بیٹھتا ہے“۔ فرمایا کہ ”جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں“۔

پس مومن کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا اور استغفار کرنی چاہئے کہ وہ شیطان کی ہر شرارت سے ہمیں بچائے۔

حضرت مسیح موعود استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو یا باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔“ فرمایا کہ ”آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے“۔ وہ دعا کیا ہے؟ ”رَبَّنَا ظَلَمْنَآ ......(الاعراف:24)“

یعنی کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پھر ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

”عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفے کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام طاقتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا کہ رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسے ہی باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو“۔ ظاہری طور پر تو اپنے اعضاء پانی سے دھوتے ہو اپنے دل کو، اپنے اعضاء کو باطنی طور پر بھی ہر قسم کے اللہ کے غیر سے دھو ڈالو۔ ”تب تم دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“ ہمیشہ ہر معاملے میں سچائی اختیار کرو۔ ہر معاملے میں یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ”وہ تمہیں دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے سامنے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسدانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی“۔ فرمایا ”عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔“ صرف منطق اور Logic اور وجہ، یہ جو چیزیں ہیں یہ سب شیطانی باتیں ہیں۔ صرف یہی چیزیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی تلاش کرنا ہو گا۔ فرمایا ”جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے“۔ صرف منطق اور فلسفے کے اوپر چلو گے تو پھر ایمانی نور گھٹ جائے گا ”اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت تک پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ“۔ بغیر کسی چون چرا کے اللہ تعالیٰ حکموں کو ماننے والے بنو۔ ”جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچاتی ہیں۔ ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے آپ کو بناؤ“۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس بات پر شکر ادا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس فرستادے کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جس نے شیطان کو شکست دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود سے کئے ہوئے عہد بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے شیطان کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

غزل

یہ بتا شیدا ترے اب کچھ کریں تو کیا کریں
جو تری محفل میں آ کے بس تجھے دیکھا کریں

ہم کہ جن کی دھڑکنیں بھی بس ترے ہی ساتھ ہیں
ہم کہ سانسوں میں بھی اپنی بس تجھے ڈھونڈا کریں

تم خیالوں کے سکندر تم مرے خوابوں کے شہ
جب اٹھیں ہم خواب سے تو پھر تجھے سوچا کریں

ان سے جاں کے مانگنے کا بھی تقاضا کچھ نہیں
جو تری محفل میں آ کے دل کا بھی سودا کریں

یہ نہیں ممکن کہ ایسے بھی کوئی عشاق ہوں
جو تیرے محور میں آ کے پھر کبھی لوٹا کریں

ہم کو بننا تیرا سنگِ آستاں ہی اک جنوں
آپ کی چوکھٹ میں ہوں بس آپ در کھولا کریں

میرے اندر کا وہ بچہ تجھ سے لپٹا جائے ہے
لاکھ پہرے باندھ کر بھی اب مجھے روکا کریں

ہم تو اپنے یار کی چوکھٹ پہ ڈیرہ ڈال لیں
پھر ہمیں پرواہ نہیں کہ غیر کیا چرچا کریں

اک سراپا ناز ہی کے واسطے میری دعا
جب اٹھے دستِ دعا یا جب کبھی سجدہ کریں

فاروق محمود

مکرم عبدالباسط صاحب

حضرت مسیح موعود کے بلوچ قوم سے تعلق رکھنے والے دو رفقاء

حضرت نور محمد خان صاحب اور حضرت قاضی محمد مسعود خان صاحب

نور محمد خان اور قاضی محمد مسعود خان آپس میں باپ بیٹا تھے اور ہتکانی بلوچوں کی مچھرانی مندرانی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بستی مندرانی ایک دور افتادہ بستی ہے۔ جو علاقہ ڈیرہ جات اور کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلے کے ایک سرحدی مقام درہ سنگھڑ کے دہانے پر واقع ہے۔ ہر دو بزرگوں کو حضرت امام الزماں مہدی دوران کی دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا اور آپ دونوں کے روحانی فرزند ٹھہرے ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

حضرت نور محمد خان کے چاروں صاحبزادوں میں سے صرف قاضی صاحب ہی رفیق ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ بستی مندرانی میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ آغاز مولوی محمد شاہ صاحب ، مولوی ابوالحسن صاحب بُزدار اور حافظ فتح محمد صاحب کی مساعی کی بدولت 1903ء میں ہوا۔ پہلے ہی مرحلے میں پندرہ افراد نے تحریری بیعت کی جن میں سے آٹھ بزرگوں کو حضرت اقدس مسیح موعود کی دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ دستی بیعت کرنے والوں میں سے حافظ محمد خان اور محمد عثمان خان، نور محمد خان صاحب کے بہنوئی اور بھانجے تھے دستی بیعت کا شرف حاصل کرنے والے دیگر چار بزرگ حافظ فتح محمد خان، میاں محمد صاحب حجام، اللہ بخش خان اور نور محمد خان (برادر کلاں حافظ فتح محمد صاحب) تھے۔

نور محمد خان کے دادا و پردادا نور احمد خان اور گل محمد خان نے چشتیہ سلسلے کے روحانی بزرگ حضرت خواجہ حافظ محمد جمال اللہ ملتانی کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی اور اُن کا شمار حضرت خواجہ کے چہیتے مریدوں میں ہوتا تھا۔ گل محمد خان وقتاً فوقتاً عمدہ گھوڑے پال کر خواجہ صاحب کی خدمت اقدس میں ملتان جا کر پیش کرتے اسی طرح جب خواجہ صاحب علاقہ سنگھڑ تشریف لاتے تو گل محمد خان اور ان کے اکلوتے بیٹے نور احمد خان کو ضرور یاد فرماتے ایک دفعہ جب آپ ادھر تشریف لائے ہوئے تھے تو نور احمد خان سے کہنے لگے: ''اپنٹرے پتر میکوں ملواؤ'' (نور احمد اپنے بیٹے مجھے ملواؤ)۔ نور احمد خان کے ہاں اس وقت نرینہ اولاد نہیں ہوئی تھی مگر وہ ''جی سئیں'' کہہ کر گھر چلے گئے اور اپنی بچیوں کو دُعا اور حصول برکت کیلئے خواجہ صاحب کی خدمت میں لے آئے بچیوں کو دیکھتے ہی خواجہ صاحب نے ہاتھ دعا کیلئے اٹھالئے اور معاً بعد فرمایا:۔ ''نور احمد'' اللہ سئیں تیکوں جوڑی پُتریں دی ڈیسی ۔ انیں کوں کنگن پوا ویں (اللہ تعالیٰ تمہیں دو بیٹے دے گا انہیں کنگن پہنانا)۔ اللہ تعالیٰ نے نور احمد خان کو دو بیٹے عطا فرمائے جن کا نام غلام حسن خان اور غلام حیدر خان رکھا گیا۔ قاضی محمد مسعود خان اسے حضرت خواجہ صاحب کا کشف ٹھہراتے تھے اُن کا خیال تھا کہ اس کشفی نظارہ میں حضرت خواجہ صاحب کو اپنے مرید صادق کے اخلاف کے ہاتھوں میں کنگن پہنائے ہوئے دکھلائے گئے تھے جس سے مراد ان کا زیور تعلیم سے آراستہ ہونا تھا خواجہ صاحب کا یہ مبارک کشف یوں پورا ہوا کہ غلام حسن خان کے بیٹے نور محمد خان، داماد حافظ محمد خان، پوتے قاضی محمد مسعود خان اور نواسے محمد عثمان خان کو مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد کی صحبت و رفاقت میسر آئی اور انہیں علم و معرفت میں کمال حاصل ہوا یہ سلسلہ برابر پچھلے سو سال سے جاری و ساری ہے اور یہ خاندان نہ صرف خود زیور تعلیم سے آراستہ ہے بلکہ تعلیم ہی کو حرز جاں بنائے ہوئے ہے۔

بستی مندرانی سے تعلق رکھنے والے یہ آٹھوں رفقاء تین مختلف اوقات میں قادیان پہنچے اور حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے ۔ نور محمد خان تین بزرگوں پر مشتمل پہلے وفد کے ہمراہ 1904ء میں قادیان دار الامان پہنچے جبکہ قاضی محمد مسعود خان تیسرے اور آخری وفد کے ہمراہ 1907ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پہنچے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا آپ اپریل 1908ء تک قادیان میں مقیم رہے آپ کا قیام مولوی محمد شاہ صاحب کے ہاں تھا شاہ صاحب حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے شاگردوں میں سے تھے اور انہیں کے کتب خانہ میں رہائش پذیر تھے۔ اس دوران میں آپ مولوی محمد شاہ صاحب کے زیر تربیت رہے ساتھ ہی ساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن میں شریک ہونے اور حضرت مسیح موعود کے باطنی فیوض سے متمتع ہونے کا موقع ملتا رہا۔ یہ دورانیہ آپ کی زندگی کا سنہری دور تھا۔ جس کے تذکرے سے تادمِ واپس اپنی روح کو گرماتے رہتے تھے گویا بزبانِ حال یہ کہہ اٹھتے تھے۔

ع لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

انہیں ساری عمر اس امر پر ملال رہا کہ کاش وہ اپریل 1908ء میں گھر واپس نہ آئے ہوئے ہوتے تو یقیناً انہیں حضرت مسیح موعود کے جنازے میں شرکت اور حضور کے چہرہ مبارک کے آخری دیدار سے محروم نہ ہونا پڑتا۔ دراصل آپ گھر والوں کے بار بار اصرار پر واپس لوٹے تھے کیونکہ وہ آپ کی شادی کی تیاری مکمل کر چکے تھے۔ جوں ہی آپ واپس لوٹے آپ کی شادی کر دی گئی۔ ورنہ آپ کا دل اور آپ کی روح تو وہیں قادیان کے در و دیوار میں رچ بس گئے تھے۔ اور یہ صورت حالات تادمِ واپسیں برقرار رہی۔

1916ء میں آپ کے والد حضرت نور محمد خان نے اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا تو آپ اپنی زمینیں اور مال مویشی بھائیوں کے سپرد کر کے خود عازمِ قادیان ہوئے۔ خلافت ثانیہ کے بابرکت ایام میں کئی سالوں تک قادیان میں مقیم رہے۔ آپ کو دارالمسیح نیز نواب محمد علی خان صاحب کے گھر کی دربانی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ شدت سے یہ آرزو رکھتے تھے کہ وہیں قادیان میں مستقل طور پر آباد ہو جائیں۔ مگر بعض خانگی وجوہ کی بناء پر ایسا نہ ہو سکا۔ قاضی محمد مسعود خان کو اردو اور فارسی زبانوں پر عبور حاصل تھا آپ کو بچپن میں ہی کئی فاضل اساتذہ سے اکتساب فیض کا موقع ملا جن میں سے میاں جی محمد، قاضی فیض اللہ، حافظ فتح محمد اور حافظ محمد خان بطور خاص قابل ذکر ہیں بعد ازاں آپ نے حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کے دیگر بزرگوں کی کتب سے بھرپور استفادہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود، حضرت مولوی نور الدین صاحب اور بعض دیگر بزرگوں کی بہت ساری کتب اپنے پاس جمع کی ہوئی تھیں جن سے مسلسل اخذ و استفادہ کرتے رہتے تھے اور دوسروں کو بھی اس بارے میں تلقین فرماتے رہتے تھے آپ کی کئی کتب راقم الحروف کی لائبریری میں آج بھی محفوظ ہیں۔ آپ کا ایک اور کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے کئی مذہبی تاریخی دستاویزات اور بزرگان سلسلہ کے بہت سارے خطوط بھی محفوظ کئے ہوئے تھے جن میں حضرت مسیح موعود کا ایک خط بھی شامل ہے اسی طرح مختلف جماعتی پہلوؤں کے بارے میں آپ نے کئی تحریریں بھی یادگار چھوڑی ہیں۔

حضرت مصلح موعود سے انہیں عشق تھا جب ان کے بڑے بیٹے عبدالحئی خان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو پہلے اس کا نام عبدالرؤف تجویز فرمایا مگر فی الفور یہ کہہ کر رک گئے: ''مناسب یہ ہوگا کہ حضرت خلیفہ المسیح الثانی کی خدمت میں خط لکھا جائے اور حضور جو نام تجویز فرمائیں وہی مبارک ہوگا''۔ آپ کے حسب فرمان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں عریضہ تحریر کیا گیا تو حضور نے بچے کا نام عبدالباسط تجویز فرمایا۔ خط پڑھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہی نام مبارک ہے۔ اسی طرح جب بطور رفیق حضرت مسیح موعود آپ کے مجلس انتخابِ خلافت کے رکن ہونے کی منظوری اور اطلاع آپ کو پہنچی تو سخت اداس ہو گئے اور اپنے بڑے لڑکے سے فرمایا: ''عبدالحئی یہ کم تساں لوک کرائے ودے۔ اللہ کریسی میں پہلے ٹُر ویساں'' (عبدالحئی یہ کام تم لوگ کرتے پھرنا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خلافتِ ثانیہ میں ہی مجھے واپس بلالے گا)۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی اور آپ حضرت مصلح موعود کی رحلت سے قبل ہی 8 دسمبر 1964ء میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کی سیرت کا خاص پہلو مشرکانہ اعمال اور رسوم پرستی کی اصلاح تھی آپ ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی کے سخت مخالف تھے آپ کی شدید خواہش تھی کہ احمدی احباب اس حوالے سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں آپ روایتی خانگی و قبائلی معاشرے کے خاتمے اور خالص احمدی معاشرے کے قیام کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ نماز اور دیگر مذہبی فرائض کی بجا آوری کیلئے مسلسل توجہ دلاتے رہتے۔ اپنی اولاد کی تربیت بھی اسی نہج پر کی آپ ہمیشہ یہی تلقین فرماتے رہتے کہ سبھی خیر و برکت خلافت سے وابستگی میں مضمر ہے۔

آپ نے تین شادیاں کیں پہلی شادی اپنی چچا زاد سے کی جس سے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا پیدا ہوا بچے کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد یہ بیوی فوت ہوگئی اور بعد ازاں یہ بچہ بھی صغرسنی میں وفات پا گیا۔ تب آپ نے دوسری شادی کوٹ قیصرانی کے ایک احمدی خاندان میں کی مگر قضا و قدر نے اپنا کام دکھایا اور یہ بیوی بھی چند سالوں میں فوت ہو گئیں۔ آپ کی تیسری شادی مولانا ابوالحسن خان بزدار (رفیق حضرت مسیح موعود) کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے چھ بیٹے پیدا ہوئے جن میں سے دو بچپن میں فوت ہو گئے جبکہ تیسرا بیٹا اقبال احمد عین جوانی میں فوت ہو گیا۔ اس صدمہ کو آپ نے بڑے صبر سے برداشت کیا۔ اقبال احمد کی یادگار مبارک احمد جاوید ہے جو ایک مخلص احمدی فرد ہے۔ تین بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں بڑے بیٹے عبدالحئی خان صاحب ہمیشہ جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے چلے آئے ہیں اور آج کل جماعت احمدیہ تحصیل تونسہ شریف کے سیکرٹری مال ہیں۔ چھوٹے بیٹے گل محمد خان سول انجینئرنگ کے شعبے سے وابستہ ہیں اور کم و بیش بارہ سال واقف زندگی کی حیثیت سے ڈیرہ غازیخان میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ منجھلے بیٹے جمیل احمد خان محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے اور چند سالوں سے ریٹائر منٹ کی زندگی گزار رہے ہیں یہ بھی بڑے پُر جوش اور مخلص احمدی ہیں اور جماعتی خدمات کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نور محمد خان صاحب اور قاضی محمد مسعود خان صاحب کی اولاد کو دینی و دنیاوی ترقیوں سے نوازتا رہے اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ ہر دو بزرگوں کو حضور رسولِ مقبولؐ کا قرب نصیب ہو اور اپنے محبوب امام حضرت مسیح موعود و مہدی موعود کے قدموں میں جگہ نصیب ہو۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

4 جولائی 2016ء

پروگرام	وقت
تلاوت قرآن کریم	12:30 am
Beacon of Truth (سچائی کا نور)	1:35 am
درس القرآن	2:25 am
تلاوت قرآن کریم	3:50 am
عالمی خبریں	5:00 am
رمضان۔درس حدیث	5:15 am
یسرنا القرآن	5:30 am
رمضان۔دینی وفقہی مسائل	5:50 am
City of Bern	7:00 am
تلاوت قرآن کریم	7:25 am
خطبہ جمعہ یکم جولائی 2016ء	8:20 am
درس القرآن	9:35 am
تلاوت قرآن کریم	11:00 am
رمضان۔درس حدیث	11:50 am
سیرت حضرت مسیح موعود	12:10 pm
الترتیل	12:30 pm
بین الاقوامی جماعتی خبریں	1:05 pm
برصغیر میں مسلمانوں کا طرز حکومت	1:40 pm
سیرت رسول اللہؐ	2:10 pm
خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء (انڈونیشن ترجمہ)	3:00 pm
درس القرآن	4:00 pm
تلاوت قرآن کریم	5:55 pm
رمضان۔درس حدیث	6:05 pm
الترتیل	6:30 pm
بنگلہ سروس	7:05 pm
سیرت رسول اللہؐ	8:10 pm
سیرت حضرت مسیح موعود	8:50 pm
برصغیر میں مسلمانوں کا طرز حکومت	9:15 pm
منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود	9:40 pm
الترتیل	10:20 pm
عالمی خبریں	11:00 pm
سیرت رسول اللہؐ	11:20 pm

5 جولائی 2016ء

پروگرام	وقت
تلاوت قرآن کریم	12:15 am
رمضان۔درس حدیث	1:30 am
منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود	1:55 am
درس القرآن	2:25 am
تلاوت قرآن کریم	4:10 am
عالمی خبریں	5:05 am
رمضان۔درس حدیث	5:25 am
برصغیر میں مسلمانوں کا طرز حکومت	6:00 am
منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود	6:25 am
تلاوت قرآن کریم	7:30 am
سیرت رسول اللہؐ	8:20 am
سیرت حضرت مسیح موعود	8:55 am
درس القرآن	9:15 am
تلاوت قرآن کریم	11:00 am
درس رمضان المبارک	11:45 am
یسرنا القرآن	12:00 pm
منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود	12:30 pm
فوڈ فار تھاٹ	1:00 pm
نور مصطفویؐ	1:35 pm
رمضان۔دینی وفقہی مسائل	2:00 pm
انڈونیشین سروس	3:00 pm
درس القرآن	4:00 pm
تلاوت قرآن کریم	5:45 pm
درس رمضان المبارک	6:00 pm
یسرنا القرآن	6:15 pm
برصغیر میں مسلمانوں کا طرز حکومت	6:35 pm
بنگلہ سروس	7:00 pm
فیتھ میٹرز	8:05 pm
فوڈ فار تھاٹ	9:05 pm
پریس پوائنٹ	9:40 pm
یسرنا القرآن	10:40 pm
عالمی خبریں	11:00 pm
نور مصطفویؐ	11:15 pm
تلاوت قرآن کریم	11:35 pm

6 جولائی 2016ء

پروگرام	وقت
The Bigger Picture Live	12:30 am
خطبہ جمعہ یکم جولائی 2016ء (عربی ترجمہ)	1:20 am
درس القرآن	2:30 am
تلاوت قرآن کریم	4:10 am
عالمی خبریں	5:10 am
منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود	5:25 am
نور مصطفویؐ	6:00 am
تلاوت قرآن کریم	6:15 am
پریس پوائنٹ	7:30 am
سٹوری ٹائم	8:25 am
فوڈ فار تھاٹ	8:45 am
درس القرآن	9:15 am
تلاوت قرآن کریم	11:00 am
درس حدیث	12:00 pm
الترتیل	12:20 pm
The Bigger Picture	12:55 pm
ہمارا آقا	1:45 pm
پاک محمد رسول اللہؐ اور رمضان المبارک	2:20 pm
انڈونیشین سروس	2:55 pm
درس القرآن	4:00 pm
درس حدیث	5:40 pm
تلاوت قرآن کریم	6:00 pm
الترتیل	6:20 pm
بنگلہ سروس	6:55 pm
دینی وفقہی مسائل Live	8:00 pm
ہمارا آقا	9:05 pm
فیتھ میٹرز	9:40 pm
نعتیہ محفل	11:20 pm

ربوہ میں سحر وافطار وموسم 28 جون

انتہائے سحر	3:25
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:11
وقت افطار	7:20
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

عید شاپنگ
شوز کی نئی ورائٹی کے سنگ
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر،
لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا
نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel:061-6779794,061-6563536

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Appeal Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com